

ابوالقاسم زہراوی (حمید عسکری)

04

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	مفہوم
اندلس	ہسپانیہ۔ سپین اور پرتگال پر مبنی علاقہ، یہاں مسلمانوں نے 711ء سے 1492ء تک حکومت کی۔
مہارت تامہ	کامل مہارت، مکمل ہنرمندی
عبدالرحمن ناصر	آٹھواں ہسپانوی حکمران، سپین میں سب سے پہلے اسی نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔ 912ء تا 961ء تک حکمران رہا۔
قرطبہ	کورڈوبا، وسطی اندلس کا عظیم الشان شہر، اسے مسلم حکمرانوں نے نئے دارالحکومت کی غرض سے تعمیر کیا تھا۔
داعیان سلطنت	سرکاری حکام، اصل مرکب ”داعیان سلطنت“ ہے۔ ”داعیان سلطنت“ غلط ترکیب ہے۔
مرزبوم	جائے پیدائش، جنم بھومی
کامل دست گاہ	مکمل مہارت
طب	ادویات کے ذریعے علاج، حکمت
علم الجراحات	سرجری، آپریشن یعنی جراحت سے علاج کرنا
سرجن	جراحات کا ماہر، آپریشن کرنے والا
چربہ	نقل کرنا
روز افزوں	روزانہ کی ترقی، تیزی سے ترقی کرتا ہوا
ازمنہ وسطیٰ	قرون وسطیٰ، یورپ کی روایتی تاریخ میں پانچویں صدی سے 15 ویں صدی تک کا زمانہ
حلق کا کوا	حلق میں لٹکنے والا نرم گوشت
خنایر	کنٹھ مالا، گٹھی دار، گردن پر موجود گٹھیاں
انما	مصنوعی طریقے سے بڑی آنت سے فضلہ خارج کرنا
موشگافیاں	بال کی کھال اتارنا، باریک بینی
لاطینی	اہل روم کی قدیم زبان
وینس	اٹلی کا مشہور شہر جس کی گلیوں میں پانی بہتا ہے

باسل	سوئیٹزرلینڈ کا شہر
قاشا طیر	پیشاب خارج کرنے کا آلہ
مقامع الانسان	خراب دانت اکھاڑنے کا آلہ

خلاصہ:

اندلس کی اسلامی سلطنت کے بعض نامور سائنس دان بلاشبہ اپنے فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے لیکن ابوالقاسم خلف بن عباس زہراوی وہ مسلمان سائنس دان ہیں جن کی علمی عظمت کا اعتراف اہل مغرب نے بھی کیا ہے۔ ابوالقاسم ۹۳۶ء میں اندلس کے شہر ”الزہرا“ میں پیدا ہوئے۔ اس دور میں اندلس کا دارالحکومت قرطبہ تھا جو بے حد ترقی یافتہ شہر تھا۔ جس میں ایک عظیم ترین یونیورسٹی بھی موجود تھی۔ ابوالقاسم کا لڑکپن اور جوانی قرطبہ کے علمی ماحول میں گزری اور اس نے اس علمی ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور طب پر مکمل عبور حاصل کیا۔ اس نے اپنے فن کا عملی اظہار قرطبہ کے شاہی شفاخانے سے وابستہ ہونے کے بعد کیا۔ جہاں اس نے عملی تحقیق کی ابتدا کی اور تھوڑے ہی عرصے میں جدید علم جراحی کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن بن گیا۔

عام طور پر دوا سے علاج کی ابتدا مشرق کے حوالے سے تسلیم کی گئی ہے لیکن سرجری کو مغربی ڈاکٹروں کا کمال سمجھ لیا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ کارنامہ عظیم سائنس دان ابوالقاسم الزہراوی کا ہے اور اسی نے یورپ والوں کو اس فن سے روشناس کرایا ہے۔ ابوالقاسم نے جتنے قابل ذکر آپریشن کیے، اپنے تجربے کی بنیاد پر جو نئی نئی راہیں دریافت کیں اور اپنی نگرانی میں آپریشن کے نئے نئے آلات بنوائے، سب کے بارے میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ اس طرح جراحی پر ایک بے مثال کتاب تصنیف ہو گئی جو صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں واحد معیاری کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی رہی۔ زہراوی کی اس تصنیف کا نام ”تصریف“ ہے۔

اس کتاب میں طب کے دونوں شعبوں دوا سے علاج اور سرجری کے بارے میں معلومات ہیں مگر اس کا اہم ترین حصہ سرجری ہی ہے۔ زہراوی کی اس تصنیف سے پہلے دواؤں کے بارے میں تو عربی میں کافی کتب موجود تھیں مگر جراحی پر اعلیٰ معیار کی کوئی کتاب نہ تھی۔ اس کمی کو زہراوی کی کتاب ”تصریف“ نے پورا کیا۔ ”تصریف“ تین حصوں یعنی ایک داغ دینے اور عملی جراحی کے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک سرجن کو جراحی میں جن جن پہلوؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ہر ایک پر زہراوی نے تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ آلات جراحی کی تفصیل تصاویر کی مدد سے موجود ہے۔

تصریف کی نمایاں خوبی سرجری سے متعلق وہ تفصیلات ہیں جو اس سے پہلے طبی دنیا میں موجود نہیں تھیں۔ اس پر خوبی یہ کہ زہراوی کی تحریر عام فہم ہے اور ان کی زبان سادہ ہے۔ ہر مسئلے اور موضوع کو اس وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن میں کوئی الجھاؤ نہیں رہتا۔ اس نے دوسروں کے برعکس اپنے فن کے انھیں امور کی وضاحت کرنا ضروری سمجھا ہے جن کا عملی فائدہ ہو۔

مغرب والوں نے اپنی عادت کے سبب ابوالقاسم کے نام کو بھی بگاڑ کر مختلف انداز سے لکھا ہے لیکن ابوالقاسم کی علمی عظمت کو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں اور جگہ جگہ اس کی کتاب کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو واضح طور پر ابوالقاسم کو استاد کامل کہا ہے اور یورپ نے سرجری کے سلسلے میں ابتدا میں جو کچھ حاصل کیا ابوالقاسم ہی سے حاصل کرنے کا اعتراف کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زہراوی کی کتاب بطور سند پیش کی جاتی رہی ہے۔ تصریف کا سب سے پہلا ترجمہ ۱۴۹۷ء میں وینس سے لاطینی میں شائع ہوا اور انیسویں صدی کے آخر تک یورپ میں اس کتاب کی

مقبولیت باقی رہی۔ ۱۸۸۱ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹری کارک نے اس کتاب کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا۔ یورپی علما نے نہ صرف اس کتاب کے تراجم لکھے بلکہ بعض نے اس کتاب کی تشریحات بھی لکھی ہیں۔

پیراگراف کی تشریح

اقتباس: ”قرطبہ یونیورسٹی اس زمانے میں مغرب کی عظیم ترین یونیورسٹی تھی جہاں مختلف مضامین کے جلیل القدر علما تعلیم و تدریس اور تحقیق و تالیف میں مصروف رہتے تھے۔ یہی وہ ماحول تھا جس میں ابوالقاسم زہراوی نے اپنا لڑکپن اور جوانی گزاری۔ اس کے کمال فن کو دیکھ کر یہ اندازہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے کہ اس نے اس علمی ماحول سے پورا فائدہ اٹھایا اور طب میں، جو اس کا خاص مضمون تھا، کامل دست گاہ حاصل کی۔ اپنی تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ قرطبہ کے شاہی شفا خانے کے ساتھ منسلک ہو گیا اور یہاں اس نے اُس عملی تحقیق کا آغاز کیا جس نے تھوڑے ہی عرصے میں اس کو جدید علم الجراحات کا موجد اور اپنے زمانے کا سب سے بڑا سرجن بنا دیا۔“

ابوالقاسم زہراوی

سبق کا عنوان:

حمید عسکری

مصنف کا نام:

سیاق و سباق:

اندلس کی اسلامی سلطنت کا مشہور سائنس دان ابوالقاسم زہراوی عبد الرحمن ناصر کے دور میں قرطبہ کے ذیلی شہر زہرا میں پیدا ہوا۔ اُس عہد میں قرطبہ ایک ترقی یافتہ شہر تھا۔ قرطبہ یونیورسٹی یورپ کی عظیم ترین یونیورسٹی تھی۔ زہراوی نے اس علمی ماحول سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے طب میں مہارت حاصل کی اور علم جراحات (سرجری) کا موجد اور عظیم سرجن قرار پایا۔ اُس نے مختلف نادر آپریشن کی تفصیلات، اُن میں استعمال ہونے والے آلات کی تصاویر اپنی مشہور کتاب ”تصریف“ میں اکٹھی کر دیں۔ اُس کا طرزِ بیاں عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ اہل مغرب اُس کا نام بگاڑتے ہیں۔ تصریف صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں شامل نصاب رہی۔ اس کے کئی ترجمے اور شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔

تشریح:

حمید عسکری فزکس کے استاد اور محقق تھے۔ سبق ابوالقاسم زہراوی ان کی کتاب نامور مسلم سائنس دان سے لیا گیا ہے جس میں اندلس کے مشہور طبیب خلف بن عباس المعروف ابوالقاسم زہراوی کی خوبیوں اور کارناموں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

زیر تشریح نثر پارے میں مصنف کہتے ہیں کہ اندلس کے آٹھویں فرماں روا عبد الرحمن الناصر کے دور یعنی دسویں صدی عیسوی میں اندلس کا دار السلطنت قرطبہ ترقی کے عروج پر تھا۔ قرطبہ میں ایک عظیم یونیورسٹی موجود تھی جس میں تمام علوم کی بے شمار کتابیں اور ہر شعبے کا عالم موجود تھا۔ یہ عالم اپنے زمانے کے منتخب اور بہترین استاد تھے۔ اس یونیورسٹی میں علم کی تدریس اور تعلیم کے علاوہ تحقیق کا کام بھی ہوتا تھا۔ تحقیق سے حاصل کیے گئے نتائج پر مبنی کتابیں بھی تالیف کی جاتی تھیں۔ اسی لیے پورے یورپ میں قرطبہ کی یونیورسٹی کے مقابلے کا کوئی تعلیمی ادارہ نہ تھا۔ دور و نزدیک اور دنیا کے کونے کونے سے علم کے پیاسے اس یونیورسٹی کا رخ کرتے جہاں تمام علوم اور فنون کے بے مثال اساتذہ موجود تھے۔ جن کی علمی عظمت اور شہرت کا ایک زمانہ شیدائی تھا۔ ایسا علمی ماحول ابوالقاسم زہراوی کو قدرت نے فراہم کر دیا تھا۔ اب یہ ان کی خوش بختی ہے کہ انھوں نے اس موقع کو ضائع نہیں ہونے دیا اور اپنے ارد گرد پہلے ہی سے موجود علمی ماحول، سہولیات، اور مواقع سے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ ابوالقاسم زہراوی کا لڑکپن اور جوانی ایسے ہی علمی ماحول میں گزرے یعنی ہر طرف علم کے چرچے، فنون پر مباحثے، تحقیق اور اس کے نتائج پر غور و خوض اور تصنیف و تالیف کی فضا۔

ابوالقاسم زہراوی کے اپنے آبائی شہر میں علم و فن اپنے عروج پر تھا۔ اپنے دور کے یکتا صاحبانِ علم تک رسائی آسانی تھی اور کتب کا مطالعہ کرنے میں کوئی دقت نہ تھی۔ خاندان کی طرف سے بھرپور مدد اور حوصلہ افزائی اور اساتذہ کی شفقت اور دریا دلی کا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا کہ

ابوالقاسم زہراوی کوئی نادر اور بے مثال کارنامہ سرانجام دیتا۔

عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض افراد قدرت کی طرف سے فراہم کیے جانے والے مواقع سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے لیکن ابوالقاسم زہراوی کا کمال فن اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے ماحول سے پورا فائدہ اٹھایا۔

ابوالقاسم زہراوی نے اپنے لیے طب کا شعبہ منتخب کیا اور اس شعبہ سے تعلق رکھنے والی تمام سابقہ کتابوں کا مطالعہ کیا۔ علما طب سے اس کی وضاحت، تشریح اور تصریح کے لیے سوالات کیے۔ حاصل شدہ علم کی بنیاد پر تحقیق کا آغاز کیا اور اس میدان میں جزئیات تک کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ جہاں علم الادویہ میں اپنے باکمال ہونے کا ثبوت دیا وہاں جراحت جیسے پیچیدہ علم فن پر طبع آزمائی کی۔

ابوالقاسم زہراوی کا علمی مقام اس امر کی بہت بڑی دلیل ہے کہ اس نے اپنے لڑکپن کا زمانہ وقت ضائع کرنے اور فضولیات میں دل چسپی کے برعکس علم کے حصول اور اپنی علمی پیاس بجھانے میں صرف کیا۔ اس نے لمحہ لمحہ تحقیق اور جستجو میں گزار کر اس کو ثمر آور، مفید اور نتیجہ خیز بنا دیا۔ علم کی تکمیل کے بعد قرطبہ کے شاہی شفا خانے سے ان کی وابستگی خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اس وقت کے مقتدر طبقے میں بھی انھیں حد درجہ پذیرائی حاصل تھی اور ان کی علمی عظمت کا اعتراف اسی دور ہی میں کیا جانے لگا تھا۔ ابوالقاسم زہراوی نے اس موقع سے بھی خوب خوب فائدہ اٹھایا اور وسائل کو تحقیق کے لیے استعمال کر کے انسانیت کے لیے مفید بنا دیا۔

اقتباس: ”تصریف“ کی نمایاں خصوصیات میں فاضل مصنف نے اس میں جا بجا اپنے تجربات کی روشنی میں سرجری کے متعلق ایسی تصریحات کی ہیں جن سے طبی دنیا اس سے پہلے بے خبر تھی۔ زہراوی کا طرز بیان عام فہم اور زبان سادہ ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے اس کے تمام رموز اس خوبی سے بیان کرتا ہے کہ قاری کے لیے کسی قسم کا الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔ پھر بعض دیگر طبی مصنفوں کی طرح وہ فلسفیانہ موشگافیوں میں نہیں الجھا بلکہ اپنے فن کے عملی پہلوؤں کو سامنے رکھتا ہے اور صرف انھی امور کی توضیح کرنا ضروری خیال کرتا ہے جو عملی افادیت کے حامل ہوں۔

(بورڈ 2008)

حوالہ متن:- سبق کا عنوان: ابوالقاسم زہراوی

مصنف کا نام: حمید عسکری

سیاق و سباق: اس اقتباس کے لیے بھی پیچھے دیا گیا سیاق و سباق موزوں ہے۔
تشریح:

حمید عسکری فرکس کے استاد اور محقق تھے۔ سبق ابوالقاسم زہراوی ان کی کتاب نامور مسلم سائنس دان سے لیا گیا ہے جس میں اندلس کے مشہور طبیب خلف بن عباس المعروف ابوالقاسم زہراوی کی خوبیوں اور کارناموں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

زیر تشریح نثر پارے میں مصنف کہتے ہیں کہ کسی بھی کتاب کی اہمیت اس بات میں ہوتی ہے کہ جس موضوع پر وہ کتاب ہے اس موضوع پر پہلے سے موجود کتابوں کے مقابلے میں یہ کتاب کیا انفرادیت لیے ہوئے ہے وہی کتاب اہم ہوتی ہے جو علم میں، معلومات میں اضافے کا سبب ہو۔ ابوالقاسم زہراوی سے پہلے عربی میں میڈیسن پر بہت سی کتابیں موجود تھیں لیکن جراحت یعنی سرجری پر کوئی اعلیٰ معیار کی کتاب موجود نہ تھی۔ ابوالقاسم زہراوی کی طب و جراحت کے موضوع پر لکھی جانے والی کتاب ”تصریف“ اس سلسلے کی پہلی مفصل تصنیف ہے۔ اس کتاب کو مصنف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کا پہلا حصہ داغ دینے سے متعلق ہے یعنی بعض بیماریوں میں جسم کے بعض حصوں کو گرم لوہے یا سلاخوں سے داغا جاتا تھا اور یہ طریقہ علاج وسطی زمانے تک جاری رہا ہے۔ تصریف کے دوسرے اور تیسرے حصے میں عملی جراحت کا بیان ہے۔ ابوالقاسم زہراوی سرجری میں جو نیا تجربہ کرتا یا غیر معمولی آپریشن کرتا یا اس فن میں نئی نئی راہیں تلاش کرتا تھا وہ سب تحریر کرتا جاتا تھا۔ اس طرح اپنی نگرانی میں آپریشن

کے لیے جو نئے نئے آلات بنواتا تھا۔ کتاب میں ان کے متعلق تمام تفصیل درج کرتا اور ساتھ ہی ان آلات کی تصاویر بھی شامل کرتا تھا۔ اس کتاب میں جراثیم میں پیش آنے والے ۹۰ فیصد کاموں کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ سرجری میں استعمال ہونے والے تمام آلات کی تصویریں اور ان کا طریق استعمال آسان الفاظ میں سمجھایا گیا ہے۔ جراثیم سے متعلق جو تفصیلات اس کتاب میں درج کی گئی ہیں ان سے دنیا پہلے بے خبر تھی۔ یہی وہ نمایاں خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے ابوالقاسم زہراوی کی تصنیف کو سند کا درجہ ملا۔

ابوالقاسم زہراوی کی تصنیف ”تصریف“ جراثیم یعنی سرجری سے متعلق ان کے تجربات اور ان کی وضاحت پر مبنی ہے۔ جو اس فن کے دلدادہ طالب علموں کے لیے تفہیم اور سمجھنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ اس لیے تحریر کا انداز بہت سادہ ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں آسانی سے آجاتا ہے۔ عام طور پر بعض علوم کے نامی علماء اپنے علمی جلال کی بھول بھلیوں میں کھو جاتے ہیں۔ قاری کی تشفی اور اطمینان کے لیے سمجھانے کی صلاحیت سے بالکل معذور اور قاصر ہوتے ہیں۔ ابوالقاسم کی تحریر کی یہ خوبی ہے کہ وہ جس موضوع کا آغاز کرتا ہے اس کی تمام باریکیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتا ہے اور اس کے بیان کرنے کا انداز اس قدر سادہ ہے کہ پڑھنے والے کے ذہن میں کوئی الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔

”تصریف“ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کتاب میں دوسری کتابوں کی طرح فلسفیانہ انداز کی بحثیں اور انکشافات نہیں ہیں بلکہ مصنف صرف اپنے موضوع پر رہتا ہے اور اپنے فن کے عملی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کرتا یعنی سرجری میں جن امور سے واقعی واسطہ پڑتا ہے یا پڑ سکتا ہے انہیں پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے اور صرف ایسے پہلوؤں کو وضاحت کے قابل سمجھتا ہے جن کی وضاحت کا کوئی عملی فائدہ ہو۔ یہ خصوصیت مصنف کی ہوش مندی، ذہانت اور موضوع پر دسترس کی عکاسی کرتی ہے۔

غرض ”تصریف“ کی جدت، اولیت، آلات جراحی کی تصاویر، ان کے استعمال کی وضاحت، موضوع کی جامعیت، تفصیل، جزئیات نگاری، سادگی، قوت تفہیم، موضوع پر مرکوز رہنا اور غیر مبہم وضاحت اس کتاب کو علم طب کی ایک معتبر، مستند اور شاہکار تصنیف کے درجے پر فائز کرتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

- 1- سبق ”ابوالقاسم زہراوی“ لیا گیا ہے:

(A) ابوالقاسم زہراوی سے	(B) حیات جاوید سے	(C) نامور مسلم سائنس دان سے (D) سرجری کا بانی سے
-------------------------	-------------------	--
- 2- سبق ”ابوالقاسم زہراوی“ کے مصنف کا نام ہے:

(A) احمد ندیم قاسمی	(B) ابن انشا	(C) سر سید احمد خاں	(D) حمید عسکری
---------------------	--------------	---------------------	----------------
- 3- حمید عسکری پیدا ہوئے:

(A) 1901ء	(B) 1907ء	(C) 1909ء	(D) 1919ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- 4- قصر زہرا قرطبہ سے کتنے فاصلہ پر تعمیر ہوا:

(A) چار میل	(B) ایک میل	(C) دو میل	(D) پانچ میل
-------------	-------------	------------	--------------
- 5- زہراوی ابوالقاسم کا ہے:

(A) نام	(B) عرف	(C) خطاب	(D) لقب
---------	---------	----------	---------
- 6- عبد الرحمان الناصر حکمران تھا:

(A) مراکش کا	(B) عرب کا	(C) سپین کا	(D) ترکی کا
--------------	------------	-------------	-------------

- 7- اندلس میں مساجد کی تعداد تھی: (A) تین ہزار آٹھ سو (B) تین ہزار ایک سو (C) تین ہزار چار سو (D) تین ہزار دوسو
- 8- عام لوگوں کے مکانات کی تعداد تھی: (A) ایک لاکھ (B) دو لاکھ (C) چار لاکھ (D) تین لاکھ
- 9- قرطبہ کی آبادی تھی: (A) بارہ لاکھ (B) پندرہ لاکھ (C) دس لاکھ (D) آٹھ لاکھ
- 10- قرطبہ میں سرکاری ہسپتال موجود تھے: (A) ساٹھ (B) ستر (C) پچاس (D) چالیس
- 11- عبدالرحمان الناصر اندلس کا فرمانروا تھا: (A) نواں (B) آٹھواں (C) ساتواں (D) دسواں
- 12- قرطبہ کی شاہی لائبریری میں کتابوں کی تعداد تھی: (A) دو لاکھ (B) دو لاکھ سے زائد (C) ایک لاکھ (D) تین لاکھ (بورڈ 19, 2016ء)
- 13- زہراوی کی کتاب کا نام ہے: (A) تصریف (B) تعریف (C) حریف (D) حلیف
- 14- تصریف کے حصے ہیں: (A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ
- 15- اہل مغرب کو مسلمانوں کے بگاڑنے میں خاص مہارت ہے: (A) کاموں کو (B) ناموں کو (C) عملوں کو (D) کتابوں کو
- 16- ڈاکٹر لی کارک نے تصریف کا ترجمہ کیا: (A) ہندی میں (B) جرمنی میں (C) فرانسیسی میں (D) لاطینی میں
- 17- تصریف کا لاطینی ترجمہ سب سے پہلے شائع ہوا: (A) وینس (B) قرطبہ (C) لندن (D) باسل
- 18- تصریف کا لاطینی ترجمہ شائع ہوا: (A) 1497ء میں (B) 1498ء میں (C) 1597ء میں (D) 1697ء میں
- 19- باسل ایڈیشن کی خوبی تھی: (A) عربی میں تھا (B) لاطینی میں تھا (C) فارسی میں تھا (D) عربی اور لاطینی دونوں میں تھا
- 20- ”التصریف“ کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کب ہوا؟ (A) 1881ء میں (B) 1781ء میں (C) 1892ء میں (D) 1681ء میں (بورڈ 2022)
- 21- ابوالقاسم کے آباؤ اجداد رہنے والے تھے: (A) مراکش کے (B) عراق کے (C) اندلس کے (D) ترکی کے (بورڈ 2016ء)

- (بورڈ 2017ء)
- 22- ابوالقاسم زہراوی تھا: (A) حساب دان (B) قانون دان (C) سائنس دان/سرجن (D) جغرافیہ دان
- 23- زہراوی زیر تعلیم رہا: (A) جرمنی میں (B) قرطبہ یونیورسٹی میں (C) بغداد میں (D) دمشق میں
- 24- تصریف یورپ میں مقبول رہی: (A) سولہویں صدی تک (B) انیسویں صدی تک (C) اٹھارویں صدی تک (D) گیارہویں صدی تک
- 25- زہراوی بانی ہے: (A) فزکس کا (B) کیمسٹری کا (C) سرجری کا (D) حکمت کا
- 26- ابوالقاسم کے والد کا نام تھا: (A) عباس (B) قاسم (C) عبدالرحمان (D) عبداللہ
- 27- ابوالقاسم نے اہل یورپ کو روشناس کرایا: (A) فن دوسازی سے (B) فن کیمیاگری سے (C) فن تعمیرات سے (D) سرجری کے فن سے
- (بورڈ 2018ء)
- 28- التصریف کا موضوع کیا ہے: (A) عملی جراحات (B) طب اور جراحات (C) جراحات (D) میڈیسن
- 29- ابوالقاسم رہنے والا تھا: (A) مراکش (B) عرب کا (C) اندلس کا (D) ترکی کا
- 30- حمید عسکری فوت ہوئے: (A) 1951ء (B) 1961ء (C) 1971ء (D) 1981ء

جوابات

D	-5	A	-4	C	-3	D	-2	C	-1
C	-10	C	-9	B	-8	A	-7	C	-6
B	-15	B	-14	A	-13	B	-12	B	-11
A	-20	D	-19	A	-18	A	-17	C	-16
C	-25	B	-24	B	-23	C	-22	C	-21
C	-30	C	-29	B	-28	D	-27	A	-26